Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۱

جلد ۳۶/۷۱ | ہفتہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ، ۱۰ شہادت ۱۳۶۱ ہش، ۱۰ اپریل ۱۹۸۲ء | نمبر ۸۰

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۸ شہادت/اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کچھ ضعف کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آمین۔ احباب کرام خاص التزام اور توجہ سے حضور ایدہ اللہ کو روح القدس کی تائیدات سے کامیابیاں حاصل ہونے کی دعا کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کل شام سے بلڈ پریشر میں اضافہ ہو جانے اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا قادر مطلق شافی خدا حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے آمین۔

جماعت احمدیہ کی ۶۳ تریسٹھویں مجلس مشاورت سے سیدنا حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

نوعِ انسانی کو ہولناک تباہی سے بچانا جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری ہے

دُنیا کے دِل بدلنے کے لیے عاجزانہ اور متضرعانہ دُعاؤں کی ضرورت ہے

قسط نمبر ۸

سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر بحث مکمل ہونے کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے آخری روز ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء کو دن کے بارہ بجکر دس منٹ پر اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا پُر معارف خطاب بارہ بجکر چون منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور اس طرح سے قریباً ایک بجے دن تریسٹھویں مجلس مشاورت کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بڑا فضل کیا ہے جماعت کی ترقی کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی ہے اور ایک لمبا عرصہ یعنی ۹۳ سال گذرنے کے باوجود جماعت احمدیہ زندہ اور بیدار ہے۔ جماعت بڑھاپے میں نہیں بلکہ جوانی میں جا رہی ہے۔

حضور نے فرمایا جماعت کو جو مسائل درپیش ہیں ان کا تعلق ایک لحاظ سے ساری دنیا سے ہے ہم چاہتے ہیں تمام بنی نوع انسان کو جنگی طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا گیا یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ملیں اور وہ بدقسمتی کی حالت میں اس سے محروم نہ رہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن بعض طاغوتی طاقتیں ایسی ہیں جو نوع انسانی کو انتہائی خطرناک ہلاکت کی طرف لیے جا رہی ہیں دنیا کو یہ احساس ہے کہ ہلاکت ہمارے سامنے ہے مگر یہ علم نہیں ہے کہ اس سے بچا کس طرح جا سکتا ہے۔

حضور نے اپنے دورۂ مغرب ۱۹۸۰ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں نے وہاں کہا کہ ہم سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی اور دنیا کی اتنی اکثریت اسلام کے جھنڈے تلے آ جائے گی کہ باہر رہنے والوں کی حیثیت بہت ہی معمولی رہ جائے گی ہم دنیا کو ہلاکت سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اگر خود اپنے ہاتھوں سے ان قوموں نے اپنی ہلاکت کا سامان کر لیا تو اس عظیم تباہی سے جو بچنے والے ہونگے وہ احمدیت کے دامن میں آ جائیں گے۔ حضور نے فرمایا میں نے ایک بہت زبردست تباہی سے ان قوموں کو ڈرایا اور انہیں بڑی وضاحت سے بتایا کہ تمہاری دنیوی طاقت تمہاری روحانی اور اخلاقی کمزوریوں کے نتیجہ میں تباہ ہو جائے گی۔ ہماری کوشش ہے کہ تم میں سے زیادہ سے زیادہ تعداد کو بچایا جا سکے۔ حضور نے فرمایا نوع انسانی کے نقطۂ نظر سے یہ بہت اہم ذمہ داری ہے اس سے بڑی اور کوئی ذمہ داری نہیں۔ حضور نے فرمایا دنیا میں دو بڑی طاقتیں اس وقت خود کو دنیا کا اجارہ دار خیال کرتی ہیں، مگر ان میں سے کسی کو بھی انسان سے محبت نہیں کسی کو بھی انسان کی بھلائی کا خیال نہیں۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کا کسی کے ساتھ کوئی تصادم نہیں۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو گے تو اپنے مقصود کو پا لو گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی صفحہ پر)

جماعتِ احمدیہ کی مساعی ہم سب کیلئے انتہائی مسرّت انگیز ہیں!

جماعتِ نائیجیریا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر گورنر اونڈو کا پیغام

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے جلسہ سالانہ منعقدہ دسمبر ۱۹۸۱ء کے موقعہ پر اونڈو سٹیٹ کے عیسائی گورنر ہز ایکسی لنسی ایڈے گنلے اجاسن نے جو پیغام ارسال کیا تھا وہ ہمیں تاخیر سے موصول ہوا۔ اب اس پیغام کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"معزز نمائندگان"

میں آپ کو جو احمدیہ جماعت نائیجیریا کی اس اہم سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لاتے ہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔

جب ہم خاص طور پر تعلیم اور صحت کے میدان میں آپ کی جماعت کے عمدہ کاموں کو اپنے ذہن میں لاتے ہیں تو ہمارا دل آپ کی جماعت کی عمدہ مساعی جو آپ نے عوام الناس کی تعلیم اور صحت کے لیے سرانجام دی ہیں، کو دیکھ کر خوشی و مسرت سے لبریز ہو جاتا ہے۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ آپ کی جماعت اس کام میں میری پارٹی۔ یونٹی پارٹی آف نائیجیریا کے مقاصد میں اس لحاظ سے شریک ہے کہ عوام کی بہبودی و بہتری کے لیے مزید کوشش کی جائے۔

امسال آپ کی کانفرنس کے لیے میرا خیرسگالی کا پیغام یہ ہے کہ آپ کو نائیجیریا کے اتحاد اور ہم آہنگی کے لیے تحریک کروں۔ اسلام جو کہ نائیجیریا کا ایک نہایت اہم مذہب ہے اور یہاں کی اکثریت اسکو اپنائے ہوئے ہے اسے عوام کی رفاہی ضروریات کی تکمیل کے لیے ایک بنیادی کردار ادا کرنا ہے۔ اسلام کے بانی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے رواداری اور انکساری کی تلقین کی ہے اس لیے میں اس کانفرنس کے نمائندگان کو اس امر کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان دونوں تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ ملک میں مذہبی اور سیاسی ہم آہنگی محض رواداری اور عاجزی و انکساری کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

آپ سب کو جو احمدیہ جماعت کے افراد ہیں اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کے عین مطابق انکساری مخلصانہ خدمت اور محبت کو اپنا طریق کار بنائیں تاکہ ہماری زندگیوں میں نفرت، کینہ، تلخی اور لڑائی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

بالآخر میں اس امر کے لیے دعاگو ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ نہایت خوشگوار ماحول میں انعقاد پذیر ہو اور خدا تعالیٰ کی بے شمار برکات آپ پر ہوں۔"

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۱۲، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۰ شہادت ۱۳۶۱ ہش

بار بار آشکار ہونے والی ناقابلِ تردید حقیقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک حقیقت کا بار بار ذکر کیا ہے اور اس لئے کیا ہے کہ عملاً وہ حقیقت ہر زمانہ میں بار بار لوگوں کے سامنے آتی رہی لیکن کسی زمانہ کے لوگوں نے بھی اسے تسلیم نہ کیا اور اس کا انہیں نہایت خطرناک خمیازہ بھگتنا پڑا۔

وہ حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں مامورین الٰہی کے مخالفین کو ان کا یہ گھمنڈ لے ڈوبتا رہا کہ ہم قوت و طاقت، اثر و رسوخ اور تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے اپنی "مزعومہ" صداقت کے یہ کمزور و بے بضاعت علمبردار ہمارے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب ہم ہی ہوں گے اور غالب ہم ہی آئیں گے۔ ہمیشہ ہی یہ گھمنڈ ان کے آگے آتا رہا اور وہ اپنی قوت و طاقت، اثر و رسوخ اور کثرتِ تعداد کے باوجود ناکام اور خائب و خاسر ہوتے رہے۔ ان کے بالمقابل کامیابی صداقت کے کمزور و بے بضاعت علمبرداروں ہی کے حصہ میں آئی اور بالآخر وہی غالب آکر رہے۔ چنانچہ کفارِ مکہ نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے کمزور و بے بضاعت صحابہ کرامؓ کے سامنے یہی ڈینگ ماری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس ڈینگ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝

(مریم آیت ۷۴)

ترجمہ:۔ اور جب انہیں (یعنی کافروں کو) ہماری کھلی کھلی آیات سنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں (بتاؤ تو) ہم دونوں فریقوں میں سے کون سا فریق درجہ (یعنی قوت و طاقت) کے لحاظ سے اور ہم جلیسوں (یعنی جتھہ) کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔

اپنی قوت و طاقت، کثرت تعداد اور ظاہری بڑائی کے بارہ میں کفارِ مکہ نے یہ ڈینگ اس لئے ماری تھی کہ تا قلیل التعداد اور کمزور و بے بضاعت مسلمانوں کو یہ بتا سکیں کہ وہ انہیں پیس کر رکھ دیں گے۔ اب چونکہ اس قسم کی ڈینگیں پہلے زمانوں کے مامورین الٰہی کے مخالفین بھی مارتے رہے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کفارِ مکہ کی اس ڈینگ کا یہی جواب دیا جو اس نے پہلے مامورین کے مخالفوں کو ان کی اسی قسم کی ڈینگوں کا دیا تھا۔ چنانچہ اس نے فرمایا:

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝

(مریم آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے زمانہ کے لوگوں کو ہلاک کیا ہے جو سامانوں کے لحاظ سے اور ظاہری شان و شوکت کے لحاظ سے ان لوگوں سے بہت بڑھ کر تھے۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپؐ یہ حقیقت ڈینگیں مارنے والے کفار پر بھی واضح کر دیں اور انہیں بتا دیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ مخالفین حق کو ڈھیل دیتا ہے تا کہ وہ اپنی قوت و طاقت اور اکثریت کے گھمنڈ میں حق کے خلاف اپنا پورا زور لگا کر دیکھ لیں، اس کے باوجود ان کا گھمنڈ خاک میں مل کر رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۚ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝

(مریم آیت ۷۶)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو ان (ڈینگیں مارنے والوں) سے کہہ دے کہ جو لوگ گمراہی میں گرفتار ہوتے ہیں خدائے رحمٰن انہیں لمبی ڈھیل دیتا ہے۔ لیکن جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے خواہ وہ (دنیوی) عذاب ہو یا قیامت تو جان لیں گے کہ کس کا مقام برا ہے اور کون ساتھیوں (یعنی جتھہ) کے لحاظ سے کمزور ہے۔

اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی کہ کامیابی کا دارومدار ظاہری قوت و طاقت اور کثرت تعداد پر نہیں ہوتا بلکہ نیک اور مناسب حال اعمال پر ہوتا ہے۔ چونکہ کفارِ مکہ قسم ہا قسم کی برائیوں میں مبتلا ہیں اور ان کی بداعمالیاں اور بدکرداریاں اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہیں اس لئے حق کے مقابلہ میں ان کے کامیاب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کامیاب تو اپنی تمام تر کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود مسلمان ہوں گے کیونکہ یہ اعمال صالحہ بجا لانے والے ہیں چنانچہ فرمایا:۔

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

(مریم آیت ۷۷)

ترجمہ:۔ اور (ہوگا یہ کہ) وہ لوگ جو ہدایت پا گئے۔ اللہ ان کو ہدایت میں بڑھاتا جائیگا اور باقی رہنے والے نیک اعمال (جو ہدایت یافتہ لوگ بجا لاتے ہیں) خدا کی نظر میں سب سے بہتر شے ہیں جزا کے لحاظ سے بھی اور انجام کے لحاظ سے بھی (اس لئے انجام کار ہدایت یافتہ لوگ ہی کامیاب ہوں گے نہ کہ ہدایت سے دور رہنے والے)

پھر اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو باور کرایا کہ اگرچہ وہ اس وقت جتھہ کے لحاظ سے بھی زیادہ ہیں اور قوت و طاقت کے لحاظ سے بھی انہیں فوقیت حاصل ہے اور ایمان لانے اور ہدایت کو قبول کرنے والے کمزور اور بے بضاعت ہیں لیکن اگر وہ غور کریں تو یہ حقیقت ان پر فی الوقت بھی آشکار ہو سکتی ہے کہ رفتہ رفتہ ہدایت یافتہ لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ خود انہی میں سے لوگ آہستہ آہستہ الگ ہو کر ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔ یعنی ان کی اپنی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے اور ہدایت یافتہ لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس سے ہی انکو اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ ایک وقت آئے گا کہ وہ اقلیت میں رہ جائیں گے۔ اور جو آج اقلیت میں ہیں وہ اکثریت میں بدل جائیں گے۔ ایسی صورت میں وہ کیسے غالب آسکتے ہیں۔ یہ صورت حال بتا رہی ہے کہ انجام کار غالب ہدایت یافتہ ہی آئیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

(الانبیاء آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے ان (کفار) اور ان کے باپ دادوں کو زندگی کے سامان کچھ زیادہ مدت تک دیئے رکھے ہیں (اس لئے یہ اترا رہے ہیں اور ڈینگیں مار رہے ہیں) لیکن کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم (ان کی) زمین کو اس کے اطراف سے کاٹتے چلے آرہے ہیں؟ (یعنی وہ آہستہ آہستہ سکڑ رہی ہے) کیا پھر بھی وہ سمجھتے ہیں کہ بالآخر وہی غالب آئیں گے؟

ہر چند کہ کفارِ مکہ نے بھی اپنے پیشرو مخالفینِ حق کی طرح اس وقت اس حقیقت کو تسلیم نہ کیا اور (نعوذ باللہ) اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے اپنا پورا زور صرف کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن ہوا یہی کہ بالآخر کفارِ مکہ اپنی تمام قوت و طاقت اور کثرت تعداد کے باوجود ناکام رہے اور مسلمان اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود حق کو پھیلانے میں کامیاب رہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے فیصلہ کو نافذ کر کے رہا کہ

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ (المجادلہ آیت ۲۲)

اور کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ:۔

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر عدو راہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

نہ خوض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۴ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس

ایک مختصر وضاحتی نوٹ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

اسلامی لٹریچر کی بعض قدیم روایات سے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوتا ہے کہ موعودِ آخر الزمان کے اسمِ گرامی کا اعلان ۲۳ تاریخ کو کیا جائے گا (چودہ ستارے از مولانا نجم الحسن صاحب کراروی) یہ عظیم الشان پیشگوئی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پہلی بیعت کے عہد آفریں اور تاریخ ساز واقعہ سے پوری ہوئی جو صرف حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؓ کی چشمدید روایت، دارالبیعت لدھیانہ کے قدیم کتبہ کی شہادت اکابر سلسلہ کی تحقیق اور متحدہ ہندوستان کے پریس اور جنتری کی رو سے ہجری قمری کیلنڈر کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو اور شمسی کیلنڈر کی رو سے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بروز ہفتہ رونما ہوا۔ جیسا کہ "الفضل" کی ایک خصوصی اور قریبی اشاعت میں مفصل روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

اس سلسلے میں ایک مخلص دوست بذریعہ مکتوب اپنے دلی جذبات و تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"آپ کا مضمون بعنوان "۲۳ مارچ یوم الفرقان" پڑھا۔ ..... یہ بات تو بلا شک و شبہ اور بلا خوف تردید ثابت شدہ ہے کہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء جمعہ کا دن تھا گزارش یہ ہے کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ بیعت کے دن اور وقت کی کڑیاں جمعہ کے مبارک دن اور وقت کی نسبت سے ملائی جائیں؟ جو واقعہ حقائق و شواہد کی روشنی پر قطعی طور پر ہفتہ کے روز ہی منصۂ شہود پر آیا ہو اور وہ حقیقی تاریخ کو یکسر نظر انداز کئے بغیر جمعہ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

اگر بیعت اولی الدھیانہ کا پہلا دن فی الوقعہ جمعہ ہی کا دن ہوتا تو اوّل المبائعین میں سے کوئی نہ کوئی بزرگ تو اس کے خطبہ جمعہ کا بھی تذکرہ فرماتے مگر یہ حقیقت ہے کہ ایسی کوئی روایت ہرگز موجود نہیں۔ بعض اصحاب احمد نے باجماعت نماز کا تو ذکر فرمایا ہے مگر خطبہ جمعہ کی طرف اشارہ تک نہیں کیا مثلاً حضرت رحیم بخش صاحب سنوری ان خوش نصیب اور عالی پایہ بزرگوں میں سے ہیں جنہیں اس موقعہ پر بیعت کا قابلِ فخر اعزاز و شرف حاصل ہوا۔ آپ نے ایک بار پہلے روز کی بیعت کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ تو بتایا کہ بیعت کے بعد پہلے کھانا ہوا بعد ازاں نماز پڑھی گئی۔ اور یہ کہ آپ اس وقت حضرت اقدس (علیہ الف الف تحیۃ و برکۃ) کے پہلو میں کھڑے تھے، مگر اس بیان میں خطبہ جمعہ کا کو ذکر آپ نے نہیں فرمایا۔ آپ کا یہ اہم بیان الحکم ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا جبکہ بیعتِ اولیٰ کے متعدد اصحابِ کبار زندہ موجود تھے۔

اب ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ اس تاریخی اجتماع کے لئے مشیت ایزدی نے ہفتہ کا دن کیوں تجویز کیا۔ ۹۹ سو واضح ہو کہ جہاں حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی کروڑوں برکتیں آپ پر نازل ہوں) **جمعہ** کے روز (بتاریخ ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء) پیدا ہوئے وہاں حضرت سیدنا المصلح موعود کی ولادت **ہفتہ** کو ہوئی اور اسی **ہفتہ** کے روز حضرت اقدس نے "اشتہار تکمیل تبلیغ" شائع فرمایا۔ جو تحریک احمدیت کی بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے اس اشتہار میں حضور نے یہ بھی رقم فرمایا کہ۔

"آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روزِ شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے"

(مجموعہ اشتہارات حصہ اوّل صفحہ ۱۹ حاشیہ)

اس پس منظر میں جبکہ حضرت مصلح موعود اور جماعت احمدیہ کی پیدائش ایک رنگ میں توأم ہوئی اور دونوں ہی **ہفتہ کے دن ہی** عالم وجود میں آئے تھے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مشیت ایزدی کے عین مطابق بیعتِ اولیٰ کے یادگار دن کے لئے شنبہ یعنی ہفتہ کے دن کا انتخاب نہ صرف کوئی تعجب خیز امر نہیں بلکہ اس تقریب کے لئے یہی دن زیادہ موزوں اور مناسب تھا یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ مشہور مصری ماہر فلکیات محمد مختار پاشا نے بھی اپنی تقویم "توفیقات الالہامیہ" میں ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ کو ہفتہ کا دن ہی تسلیم کیا ہے مگر اس کی شمسی تاریخ ۱۱ جنوری ۱۸۸۹ء بتلائی ہے جو

حضرت اقدس کی تحریر فرمودہ تاریخ (۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء) کے صریح خلاف ہونے کے باعث ہمارے لئے کوئی سند نہیں۔

اسی طرح متحدہ ہندوستان کی مستند جنتری اور اخبار "ریاض ہند" امرتسر کی ثقہ شہادتوں کے برعکس "التوفیقات الالہامیہ" کا ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کے تاریخی دن کو **۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کی بجائے ۲۲ مارچ کا دن بتلایا ہے**

جو مشرق وسطیٰ کی رویت ہلال کی حد تک خواہ صحیح ہی کیوں نہ ہو مگر برصغیر خصوصاً پنجاب کے اعتبار سے

اسکو کسی علمی تحقیق کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔

اور حضرت سیدی مرزا البشیر احمد صاحب (نور اللہ مرقدہ) کا مشاورت ۱۹۶۳ء کے دوران کا یہ ارشاد فرمانا کہ چاند کے حساب سے ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ کو ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کی تاریخ تھی (رپورٹ صفحہ ۱۱۸) یہ بھی "التوفیقات الالہامیہ" ہی کی بناء پر تھا ورنہ آپ ۱۹۲۹ء میں اپنی اس تحقیق کا تحریری اور واضح اعلان فرما چکے تھے کہ:۔

"میں نے گزشتہ جنتری کو دیکھا تو وہاں سے مطابق زبانی روایت ۲۰ رجب کو ۲۳ مارچ ثابت ہے"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۴)

پس جہاں تک جماعت احمدیہ کی پہلی مشہور عالم بیعت کا تعلق ہے وہ تو ہر جہت سے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء ہی متعین ہوتی ہے لہٰذا یہ مسئلہ تو ہمیشہ کے لئے خدا کے فضل و کرم سے حل ہو چکا ہے۔ اب ہمارا اصل فرض یہ ہے کہ اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں خدا کی حمد کے گیت گاتے، عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے اور خدمت دین حق کا عزم کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور ربّ کریم کے خاص القاء سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اشاعت قرآن سے متعلق صد سالہ جوبلی کا جو عظیم روحانی منصوبہ اور عدیم المثال تحریک فرمائی ہے اس کی کامیابی کے لئے متفرعاً دعائیں اور مخلصانہ جدوجہد جاری رکھیں کیونکہ یہی وہ

آسمانی سکیم ہے جس کی مقدس تقاریب کا آغاز ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ہو گا اور جسکی انتہاء اقوام عالم کے ملّتِ واحدہ بن جانے کی صورت میں ہو گی" (انشاء اللہ)

اور خدائی بشارتوں کے مطابق پیار اور محبت سے ساری دنیا کے دل خدائے بزرگ و برتر اور اس کے محبوب ترین اور افضل ترین رسول حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں اور ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں جمع کر دیا جائے گا اور فرش سے عرش تک پوری کائنات درود شریف کے نغموں سے گونج اٹھے گی۔ (بتوفیقہٖ تعالیٰ) جیسا کہ حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم فروری ۱۹۷۶ء کے خطبہ جمعہ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے پہلی صدی کی بنیادوں کو مضبوط کریں اور دوسری صدی کے استقبال کے لئے حالات کو سازگار بنانے کی کوشش کریں۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس تحریک کا تعلق ہے پہلی صدی زیادہ تر اس کی بنیادوں کو بنانے اور مضبوط کرنے پر خرچ ہوئی ہے اور ہو گی لیکن دوسری صدی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشارتیں دی ہیں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے بابرکت، مقدس، ارفع، اعلیٰ اور افضل وجود کے ذریعہ اور پھر صلحائے اُمت کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اور اب اس زمانہ میں حضرت اقدس ..... کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اُن سے استدلال کرتے ہوئے مجھے یہ نظر آرہا ہے کہ ہماری جماعت کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ، ہماری زندگی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں، دوسری صدی میں، اسلام قریباً ساری دنیا میں غالب آجائے گا،،

(الفضل ۱۰ فروری ۱۹۷۴ء)

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ میں سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

خدا کی راہ میں تکالیف برداشت کرنیکی لذت

حضرت عثمان بن مظعون ایک بہت بڑے رئیس کے لڑکے تھے۔ ان کا باپ بچپن میں فوت ہوگیا تھا اور وہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ مسلمان ہو گئے۔ مکہ میں جس طرح اور مسلمانوں پر ظلم کئے جاتے تھے۔ اسی طرح عثمان بن مظعونؓ کو بھی مختلف مظالم کا تختۂ مشق بنایا جاتا تھا آخر ایک دفعہ انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے چلے جائیں چنانچہ وہ اس ارادہ سے جا رہے تھے کہ انہیں ایک رئیس نے دیکھ لیا جو اُن کے باپ کا دوست تھا۔ اُس نے اُن سے پوچھا کہ عثمانؓ کہاں کی تیاریاں ہیں۔ انہوں نے کہا مکہ والوں کے ظلم سے تنگ آکر میں حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں۔ وہ رئیس چونکہ ان کے باپ کا دوست تھا۔ اس لئے کہنے لگا عثمان میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تو مکہ چھوڑ کر چلا جائے میں تیرے باپ کو کیا منہ دکھاؤں گا تو آج سے میری پناہ میں آجا تجھے مکہ والے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکیں گے عربوں میں دستور تھا کہ جب ان میں سے کوئی شخص کسی کو اپنی پناہ میں لے لیتا تو پھر اس پر کوئی شخص ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ عام طور پر دستور یہ تھا کہ خانہ کعبہ کی مسجد میں جا کر اعلان کر دیا جاتا کہ میں فلاں کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔ اس دستور کے مطابق وہ بھی خانہ کعبہ کی مسجد میں گیا۔ اور اس نے اعلان کر دیا کہ عثمان آج سے میری پناہ میں ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ آرام سے زندگی بسر کرنے لگے اور کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی تھی کہ ان پر ہاتھ اٹھائے ایک دن وہ بازار میں سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے بعض غلام صحابہ کو دیکھا کہ ان کے پاؤں میں رسیاں بندھی ہوئی ہیں لڑکے انہیں پتھروں پر گھسیٹ رہے ہیں انہیں مارتے جا رہے ہیں اور کہتے ہیں تم کہو لات اور عزیٰ بھی اپنے اندر خدائی صفات رکھتے ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نعوذ باللہ جھوٹے ہیں مگر وہ اس کے جواب میں یہی کہتے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ عثمانؓ نے جب ان کی یہ قربانی دیکھی تو اُسی وقت واپس لوٹے اور اس رئیس سے جا کر کہنے لگے کہ اپنی پناہ واپس لے لو۔ اُس نے کہا کیوں؟ کیا تمہارا دماغ پھر گیا ہے میں نے اگر پناہ واپس لے لی تو تمہیں سخت تکلیف پہنچے گی وہ کہنے لگے ہاں یہ مجھے معلوم ہے مگر میں نے آج اپنے بھائیوں کو اس اس طرح مظالم کا شکار ہوتے دیکھا ہے اور میری غیرت اس امر کو برداشت نہیں کر سکتی کہ میں تو تمہاری پناہ میں ہوں اور وہ لوگ تکلیفیں اٹھائیں جو ان کا حال ہے وہی میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں چنانچہ اس نے پھر خانہ کعبہ کی مسجد میں جا کر اعلان کر دیا کہ اے لوگو! میں نے عثمانؓ سے اپنی پناہ واپس لے لی ہے اب میں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد حج کا موسم آیا اور عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ حج کے موقع پر مکہ میں بڑے بڑے خطیب اور شعراء اکٹھے ہوتے جو لیکچر دیتے اور اشعار سناتے۔ عرب کے ایک مشہور شاعر لبیدؓ گزرے ہیں جنہوں نے بعد میں اسلام بھی قبول کر لیا تھا۔ وہ اس موقع پر ایک بہت بڑی مجلس میں اپنا قصیدہ سنا رہے تھے اور تمام رؤسا واہ واہ کر رہے تھے۔ لبیدؓ اس زمانہ میں عرب کے سب سے بڑے شاعر سمجھے جاتے تھے۔ شعر سناتے سناتے انہوں نے ایک مصرع یہ پڑھا۔ ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ

یعنی سنو! خدا تعالیٰ کے سوا دنیا کی سب چیزیں فانی ہیں انہوں نے یہ مصرع پڑھا تو حضرت عثمانؓ کہنے لگے واہ وا کیا اچھا مصرع کہا ہے تم بالکل ٹھیک کہتے ہو کیونکہ اس مصرع میں توحید کا مضمون پایا جاتا ہے وہ تصدیق کرنے سے رک نہ سکے لبیدؓ یہ سنتے ہی بگڑ گئے اور انہوں نے کہا اے مکہ کے لوگو! کیا تم میں اب کوئی ادب باقی نہیں رہا۔ میں بڑی عمر کا آدمی ہوں اسی نوے سال میری عمر ہو چکی ہے سارا عرب میرے اشعار کو اپنے سر اور آنکھوں پر رکھتا ہے اور میرا کلام اپنے اندر ایسے محاسن اور حکمتیں رکھتا ہے کہ سب لوگ اس کی قدر کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا تم سمجھتے ہو میرے کلام کو درست قرار دینے کے لئے ایک انیس سالہ لڑکے کا داد دینا کوئی وقعت رکھتا ہے اور کیا وہ اگر میرے شعر کو درست قرار دے گا تو وہ درست ہو گا اور اگر وہ ٹھیک نہیں کہے گا تو وہ ٹھیک نہیں ہو گا اس لڑکے کا میرے اس مصرع کے متعلق یہ کہنا کہ یہ ٹھیک ہے یہ بھی میری ہتک ہے میرے شعر اس چھوٹے سے لڑکے کی تصدیق کے محتاج نہیں ہیں۔ چنانچہ سب نے اُسے ڈانٹنا شروع کیا کہ لڑکے آرام سے شعر سن درمیان میں تو کیوں بولتا ہے وہ خاموش ہو گئے اس کے بعد پھر اس نے اگلا مصرع پڑھا کہ

ع وکلُّ نعیمٍ لا محالۃ زائلٌ

اور ہر ایک نعمت یقیناً آخر تباہ ہو جائیگی اب پھر عثمان بول پڑے اور کہنے لگے یہ بالکل جھوٹ ہے جنت ہمیشہ قائم رہے گی۔ جو شخص عثمانؓ کے ایک مصرع کو ٹھیک کہنے پر ناراض ہو گیا تھا تم سمجھ سکتے ہو کہ جب اس کے دوسرے مصرع کو جھوٹ کہہ دیا تو وہ کس قدر ناراض ہوا ہو گا اس نے شعر پڑھنے بند کر دیئے اور کہا میں اب کوئی شعر نہیں سناؤنگا اب مکہ شریفوں کی جگہ نہیں رہا اور یہاں کسی کی عزت محفوظ نہیں اس کا یہ کہنا تھا کہ لوگوں میں جوش پیدا ہو گیا اور سب عثمانؓ بن مظعون کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں اتنا مارا اتنا مارا کہ وہ لہولہان ہو گئے۔ اسی دوران میں ایک شخص نے زور سے ان کی آنکھ پر گھونسہ مارا جس سے ان کی آنکھ کا ڈیلا نکل کر باہر آگیا اور اس مجلس میں وہ رئیس بھی موجود تھا جو حضرت عثمانؓ بن مظعون کے والد کا دوست تھا ..... اس نے کہا عثمانؓ! میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میری پناہ میں سے نہ نکل ..... حضرت عثمانؓ نے آگے سے جواب دیا کہ چچا تم اس ایک آنکھ کا ذکر کرتے ہو میری اس راہ میں دوسری آنکھ بھی نکلنے کے لئے تیار ہے یہ وہ قربانیاں تھیں جو خدا تعالیٰ کے لئے انہوں نے کیں اور پھر دو سال کے اندر اندر ان کی تلواروں کے نیچے ان کے دشمنوں کی گردنیں آگئیں ..... تو خدا تعالیٰ ان کی اس قربانی کو آسمان سے دیکھتا اور وہ اپنے فرشتوں سے کہتا کہ جاؤ اور دنیا میں میرے ان بندوں کی ہمیشہ کے لئے عزت قائم کر دو۔ چنانچہ پھر وہ دن آیا جب خدا تعالیٰ نے ان کی عزت قائم کی اور مکہ کے رؤسا اور بڑے بڑے سرداروں کو ذلیل کر دیا۔

(مشعلِ راہ صفحہ ۳۶۶ تا ۳۶۹)

(مرسلہ: مکرم ملک رشید احمد صاحب ندیم ابن مکرم ملک سلطان محمود صاحب دارالیمن وسطی ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے درخواستوں کے موصول ہونیکی آخری تاریخ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی معین تاریخ کا اعلان عنقریب الفضل میں کر دیا جائے گا۔ لیکن داخلہ کیلئے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہے۔

اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں اور پھر میٹرک کے نتیجہ کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر کا سلسلہ گذشتہ ۶ سال سے جاری ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رقوم افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو امانت ۶۸۵۵/۲۷-۲۷۸ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور مسجد احمدیہ کی تعمیر

(از مکرم عبدالحلیم صاحب ابن مکرم مولوی عبدالمنان شاہد ساہیوال)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ، اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ (سورۃ الطلاق)

؎ آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آفتابِ صداقت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی سرزمین پر چھٹی صدی عیسوی میں طلوع ہوا تو اُسکی روشنی اور نور سے سارا ملک عرب جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ اس سراجِ منیر کی ضیاء پاش کرنوں نے افریقہ کے تاریک براعظم کو بھی بقعۂ نور بنا دیا۔ ایران اور مصر فاتحینِ اسلام کے قدم بوس ہوئے۔ مسلم سپہ سالار عقبہ بن نافع نے جب افریقہ کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے اپنا گھوڑا بحیرۂ اوقیانوس میں دوڑایا تو اُس نے بلند آواز سے کہا "اگر یہ سمندر میرے لئے روک نہ ہوتا تو میں مغربی ملکوں میں خداوند تعالیٰ کی کبریائی اور عزت و شان قائم کر دیتا"

اس کی مبارک تمنا جلد ہی اس رنگ میں پوری ہوئی کہ جب سپین کے عیسائی بادشاہ راڈرک کے ظلم و ستم سے تنگ آکر وہاں کے باشندوں نے مسلم جرنیل موسیٰ بن نصیر کو مدد کیلئے پکارا تو موسیٰ نے اپنے بہادر سپہ سالار طارق بن زیاد کو (۱۲۰۰۰) بارہ ہزار فوج دیکر بھیجا۔ طارق طوفان اور آندھی بن کر سمندر کو چیرتا ہوا سپین کے ساحل جبل الطارق پر جا پہنچا۔ اسی رات اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ خواب میں نظر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"پیارے طارق! بے خطر دشمن پر
حملہ کر دو ہم تمہارے ساتھ جنگ میں
شریک ہیں۔ فتح تمہارے قدم چومے گی"

طارق کا حوصلہ بلند ہو گیا اس نے اپنی فوج کو تمام کشتیاں جلا دینے کا حکم دے دیا اور ولولہ انگیز تاریخی خطبہ پڑھا کہ "دشمن تمہارے آگے اور سمندر تمہارے پیچھے ہے۔ کشتیاں جل چکی ہیں۔ اب تمہارے لئے کوئی راہِ فرار نہیں۔ اے مسلم قوم کے بہادرو اور دلیرو! دشمن پر بے خطر ٹوٹ پڑو کہ فتح تمہارے مقدر میں لکھی جا چکی ہے"

طارق کی چند ہزار فوج نے عیسائیوں کی لکھوکھا فوج کو مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور سپین میں عظیم اسلامی مملکت کی بنا رکھی اور سات سو سال تک مسلمانوں کے قرآنی علوم و فلسفہ کی یونیورسٹیوں سے اہل یورپ مستفید ہوتے رہے۔ چنانچہ مشہور عیسائی مفکر آرنلڈ نے لکھا ہے کہ

"مسلمانانِ اندلس کا اثر یورپ کے دوسرے ملکوں تک جا پہنچا ایک نئی تہذیب عالمِ وجود میں آئی۔ یورپ کے عیسائی علماء نے یونانی فلسفہ و حکمت اسلامی اندلس سے حاصل کیا تھا"

مگر افسوس مسلمان اپنے خدا کو بھول گئے اور دنیاوی عیش و عشرت کا شکار ہو گئے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ عیسائی مسلمانوں پر ایسے غالب آئے کہ سپین میں مسلمانوں کا کلیۃً خاتمہ کر دیا گیا۔ مگر وہ خدا جس نے یہ وعدہ فرمایا تھا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (حجر)

کہ ہم نے ہی قرآن مجید اور اسلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

اس نے اپنے خاص فضل سے نئے سامان پیدا فرما دیئے اور قریباً سات ساڑھے سات سو سال بعد سپین کی قسمت پھر سے جاگنے کا سامان ہو گیا۔

چنانچہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب ۱۹۷۰ء میں سپین کا دورہ فرمایا تو حضور ایدہ اللہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کو دیکھ کر سخت مضطرب ہوئے اور قلق و کرب سے سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے دعاؤں میں گریاں و سوزاں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مخاطب کر کے فرمایا۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

فرمایا سپین میں اسلام پھیلے گا ضرور مگر اس کے لئے وقت مقرر ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بشارت سنائی اور اس ایمان اور یقین سے معنوی رنگ میں فرمایا کہ مجھے سپین میں طارق کے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ یہاں اسلام پھیلے گا اور ضرور پھیلے گا اللہ تعالیٰ تمام روکیں دور کر دے گا۔ چنانچہ پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین میں ایک پرانی مسجد حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر لاٹ پادری نے رکاوٹ ڈالی۔ اس کے دس سال بعد وہ مقدر وقت آ پہنچا کہ جب سپین کی حکومت نے قرطبہ کے نزدیک پیدرو آباد میں مسجد و مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی اجازت دے دی

؎ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

چنانچہ مسلمانوں کی حکومت ختم ہونے سے سات سو سال کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو پیدرو آباد میں احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی اور نہایت رقت آمیز دعاؤں کے ساتھ سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ گو کئی سالوں سے ہمارے مبلغین کرام یہاں کامیاب تبلیغ کرتے رہے اور کئی سپینش احمدی مسلمان ہو چکے ہیں مگر یہاں پر کوئی مسجد اور مستقل مرکز نہ تھا اور اب دنیا نے اپنی آنکھوں سے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ ارشاد پورا ہوتے دیکھا۔

؎ آ رہا ہے اسطرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ دار

اور غیروں نے بھی یہ اعتراف کیا کہ پہلے مسلمانوں نے تلوار سے حملہ کر کے یورپ پر غلبہ حاصل کیا تھا مگر وہ واپس لوٹ گئے لیکن اب احمدی مسلمانوں نے قرآن مجید اور اس کے دلائل نشانات اور روحانی ہتھیاروں سے حملہ کیا ہے اور یہ ہر جگہ نفوذ کرتے جا رہے ہیں اب ان کا غلبہ کامل اور مستقل ہے۔ اب یورپ کے اسلامی ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

ملک سپین کے شہر پیدرو آباد میں الفضل کے اعلان کے مطابق مسجد احمدیہ کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ہو چکی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سپین کا افتتاح ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں
میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ
بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو
اُسکو روک سکے۔"

پس اے احمدیت کے نوجوانو! اے احمدیت کے بہادر مجاہدو! طارق کی طرح تم بھی اپنے روحانی اسلحہ کے ساتھ سپین پر بھرپور حملہ کر دو۔ تمہارا اسلحہ کیا ہے؟ تبلیغ و دعائیں اور محبت تم سپین کے گلی کوچوں میں توحید کے جھنڈے گاڑ دو قرآن کی عظمت قائم کر دو۔ تم دیکھو گے کہ جلد ہی تم اہل سپین کے دل جیت لو گے اور گھر گھر سے کلمۂ توحید کا نعرہ بلند ہو گا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کیونکہ فتح تمہارے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
اللھم صل علی محمد وآل محمد وبارک وسلم
انک حمید مجید ط۔

تلاوتِ قرآنِ مجید کا مقصد

قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت یہ امر مدِنظر ہونا چاہیئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جو جو احکام صادر فرمائے ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ قرآن مجید میں دیگر اوامر و نواہی کے علاوہ اقامت الصلوٰۃ کے ساتھ ایتائی زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت جب بھی ادائیگی زکوٰۃ کا حکم سامنے آئے تو ہر دوست کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ آیا ان پر زکوٰۃ تو واجب نہیں؟ اگر واجب ہو تو تعمیل ارشاد خداوندی میں اپنی واجب الادا زکوٰۃ فوراً ارسال مرکز کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

خاکسار عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں بھی التماس کرتا ہے کہ وہ صاحب حیثیت احباب و خواتین پر زکوٰۃ کی فرضیت و اہمیت واضح کر کے وصولی کا خاص اہتمام فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

موصیات کے بارے میں ضروری اعلان

امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھی توجہ فرمائیں

حسب قاعدہ وصیت ۳۷۶ الف (رسالہ قواعد وصیت ص۳۷) کسی شادی شدہ خاتون کی وصیت کے لئے اُس کا حق مہر اس کے خاوند کی (وصیت کرنے کے وقت کی) چھ ماہ کی آمد سے کم نہیں ہونا چاہیئے اور اگر حق مہر کم ہو تو ضروری ہے کہ اس کی تمام جائیداد بشمول حق مہر یہی شرط پوری کرتی ہو۔

جس خاتون نے شادی سے قبل وصیت کی ہو تو اس کی وصیت کے لئے اُس کے خاوند کی چھ ماہ کی آمد (حق مہر یا تمام جائیداد بشمول حق مہر کے سلسلہ میں) شادی کے وقت کی محسوب ہو گی۔ یہ قاعدہ نئی اور پرانی تمام وصایا خواتین پر نافذ ہو گا۔ لہٰذا مذکورہ بالا تمام موصیات (جنہوں نے شادی شدہ ہونے کی حالت میں یا اس سے قبل وصیت کی ہو) نیز ان کے قریبی اعزہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب اور صدر صاحب موصیان کی تصدیق کے ساتھ خاوندوں کی (مذکورہ بالا تفصیل کیمطابق) ماہوار آمد سے دفتر وصیت کو فوری طور پر مطلع کریں۔ اس ہدایت کی عدم تعمیل کی ذمہ داری مذکورہ بالا موصیات اور ان کے اقرباء پر ہی عائد ہو گی۔

تمام امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ براہ کرم اپنی اپنی جماعت کی مذکورہ بالا موصیات کے خاوندوں کی ماہوار آمد (مذکورہ اوقات کی) کے بارے میں ایسی اطلاعات مجموعی طور پر بھجوا دیں۔

مگر یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہر ایسی موصیہ کے بارے میں اطلاع وصیت نمبر اور زوجیت کی قید کے ساتھ الگ کاغذ پر ہو تا اُسے موصیہ کی مثل میں لف کیا جا سکے۔

(جاری کردہ :- نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے سالانہ کے انعامات ۱۲۵۰۰/-

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:- بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ

دوسرا انعام:- اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:- تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام:- اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:- کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

(ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کرسکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۶۔ الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔

(۶۔ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

اعلان تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام پندرہ روزہ تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک مورخہ ۲۳ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۸۲ء منعقد کی جارہی ہے۔ اس کلاس میں صرف اس سال میٹرک کا امتحان دینے والی پنجاب کی لڑکیاں شریک ہوں گی۔ صدر صاحبات لجنات اپنی میٹرک کی لڑکیوں کو اس کلاس میں شمولیت کی تحریک کریں اور جلد از جلد مرکز کو اطلاع دیں کہ ان کی کتنی طالبات شریک ہونگی۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہو رہی ہے۔ صدر صاحبان لجنات اپنے ہاں تنظیم خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کرکے طالبات خدام کے ساتھ بھجوانے کا انتظام کرسکتی ہیں۔

تمام طالبات اپنے ہمراہ موسم کے مطابق بستر گلاس، پلیٹ، چمچ، پیالی وغیرہ ضرور لائیں۔ نیز قرآن کریم سادہ، کاپی، قلم بھی ہمراہ لائیں۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ امتحانات خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات اس سال ۷ مئی بروز جمعہ کو ہو رہے ہیں۔ قائدین کرام سے گذارش ہے کہ وہ ابھی سے خدام کو تیاری شروع کروا دیں۔ نیز مرکز کو پرچوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد سے آگاہ فرمادیں تاکہ پرچے بروقت مجالس کو بھجوائے جاسکیں۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین و ناظمین اطفال متوجہ ہوں!

- اس ماہ اطفال کے مطالعہ کے لیے کتاب "حضرت بلالؓ" حصہ اول مقرر ہے۔ براہ کرم اطفال کو اس کتاب کا مطالعہ کرواکر مرکز رپورٹ ارسال کریں۔
- ۷ مئی کو اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ہوں گے انشاء اللہ۔ تمام اطفال کو تیاری کروائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ اپریل میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت اقدس کی کتاب کشتی نوحؑ مقرر ہے قائدین کرام سے گذارش ہے کہ وہ یہ کتاب مرکز سے منگوالیں اور خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول موسم بہار کی تعطیلات کے بعد دس اپریل کو کھل جائے گا۔ ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کا دس اپریل کو داخلہ شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ کام سیکھنے کیلئے بھی داخلہ جاری رہے گا۔ تمام بچیوں سے درخواست ہے کہ اس بہترین موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۸۲

میں قمر النساء چوہدری زوجہ ارشد علی چوہدری قوم بسرا پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیزلنڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۴-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔
۲- ۶ عدد چوڑیاں طلائی وزنی ۶ تولہ
۳- ہار وزنی ۴½ تولہ۔
۴- بالیاں وزنی ۱½ تولہ
۵- ۲ انگوٹھیاں وزنی تولہ۔ کل وزن ۱۳ تولے مالیتی ۱۰۴۰/- پونڈ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ بیس ۲۰ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: قمر النساء چوہدری لنڈن۔

گواہ شد: نسیم احمد باجوہ مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مڈل سیکس لنڈن۔

گواہ شد: چوہدری محمد سلیمان طارق ولد ٹھیکیدار علم الدین صاحب سیکرٹری مال ساؤتھال لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۹۸۳

میں بشیراں بیگم زوجہ محمد سلیمان صاحب طارق قوم پاکستانی برلش پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مڈل سیکس یوکے لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۵-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۵۰/- پونڈ
۲- چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزنی ۸ تولے مالیتی ۶۴۰/- پونڈ۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے ۷۶ پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس بچگان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بشیراں بیگم زوجہ محمد سلیمان صاحب طارق ساؤتھال لنڈن۔

گواہ شد: نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ مڈل سیکس لنڈن۔

گواہ شد: محمد سلیمان طارق خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۹۸۴

میں مریم صدیقہ زوجہ محمد شریف صاحب کیفی قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھال لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۴-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی اندازاً ۲۰۰ پونڈ
۲- حق مہر ۸۰۰/- روپے پاکستانی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۸ پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس بچگان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: مریم صدیقہ زوجہ محمد شریف صاحب کیفی ساؤتھال لنڈن

گواہ شد: نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ احمدیہ مسلم مشن یوکے۔

گواہ شد: محمد شریف کیفی خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۹۸۵

میں فیاض احمد قریشی ولد محمد رفیق صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پیریویل مڈل سیکس یوکے لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: فیاض احمد قریشی یوکے لنڈن

گواہ شد: نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ مقیم یوکے لنڈن۔

گواہ شد: بشیر احمد شیدا صدر جماعت احمدیہ مڈل سیکس لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۹۸۶

میں میاں فضل احمد ولد میاں مستقیم صاحب قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک جھمرہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۲-۲-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- زرعی زمین ۵ ایکڑ واقع چک ۱۸۵ R.B تحصیل و ضلع فیصل آباد خسرہ ۲۴/۴ مالیتی ۸۰,۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: میاں فضل احمد ولد میاں مستقیم صاحب چک جھمرہ ضلع فیصل آباد

گواہ شد: سلطان احمد پسر موصی

گواہ شد: پروفیسر میاں محمد اشرف پسر موصی

اعلان برائے لجنات (شعبہ تعلیم)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام پندرہ روزہ تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک ۲۳ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۸۲ء منعقد کی جارہی ہے اس کلاس میں صرف اس سال میٹرک کا امتحان دینے والی طالبات شرکت کریں گی۔ پنجاب کی تمام لجنات اپنے اپنے ہاں طالبات کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہو رہی ہے۔ صدر لجنات اپنے ہاں کی تنظیم خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کر کے خدام کے ساتھ طالبات بھجوانے کا انتظام کریں۔ بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ اسی طرح پرچ پیالی گلاس پلیٹ وغیرہ بھی لائیں۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: اختتامی خطاب

کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیں حکم دیا گیا کہ بشر بشر میں کوئی فرق نہیں کرنا۔ کسی انسان کا حق غصب نہیں کرنا۔ حضور نے فرمایا بشر بشر میں فرق نہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور نہ ہم احمدی انسان انسان میں فرق کریں گے انشاءاللہ۔ یہ ہمارا پروگرام ہے کہ دنیا میں حقیقی مساوات قائم کرکے رہیں گے۔ حضور نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سبق سکھایا ہے کہ عزت سب کی برابر ہے کسی سے حقارت کا سلوک نہیں کرنا حضور نے فرمایا جتنا جھکو گے اتنا خدا تعالیٰ تمہیں اونچا اٹھائے گا۔ جو انتہائی عاجزی اور انکساری سے کام لے گا اس کو رفعت عطا کرے گا۔

حضور نے فرمایا ہم جو دنیا کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ قرآنی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ اس وقت دنیا حقیقی دین کی تعلیمات سے لاعلم ہے۔ نہ مزدور کو یہ پتہ ہے کہ اس کے حقوق کیا ہیں اور نہ سرمایہ دار کو علم ہے کہ اس کے حقوق کیا ہیں۔ دنیا اس وقت گندی عادتوں میں مبتلا ہے اور اس ساری اصلاح کے لیے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے حضور نے فرمایا حضرت (اقدس۔۔۔۔ ناقل) نے فرمایا ہے کہ دعاؤں کے ذریعے سے اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی دل بدلے جا سکتے ہیں حدیث میں ہے کہ انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہے ذرا سی بھی جنبش کرے تو تو اس کا زاویہ بدل دے اور یہ حرکت عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ نوع انسان کی حفاظت اور اس کے تباہی سے بچنے کے لیے خصوصی دعائیں کریں کیونکہ جو تباہی نوع انسانی کے سر پر منڈلاتی نظر آ رہی ہے وہ اتنی خطرناک ہے کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی تباہی ہو گی کہ بعض خطہ ہائے ارض سے زندگی ختم کر دے گی صرف انسان ہی ختم نہیں ہونگے بلکہ کیڑے مکوڑے اور نباتات کی زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا انتہائی ہولناک تباہی ہے جس کی طرف یہ دنیا قدم بڑھا رہی ہے۔ شراب کی مستی اور دنیوی لذات کی مستی کی عام فراوانی کے زمانہ میں کوئی ہاتھ ہونا چاہیئے کہ اسے روکے کہ آگے نہیں بڑھنا! اور یہ بازو جو سامنے آ سکتا ہے یہ صرف جماعت احمدیہ کا بازو ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کی اندرونی جماعتی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گھر اور بچوں کی تربیت کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ حضور نے فرمایا جب مجلس خدام الاحمدیہ نئی نئی شروع کی گئی تو احباب نے یہ سمجھا کہ بس اب ان کی ذمہ داری ختم ہو گی اور بچوں کی تربیت کا سارا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہو گیا۔ حالانکہ یہ سوچنا غلط ہے کیونکہ خدام الاحمدیہ کسی کے گھر میں گھس کر تربیت نہیں کر سکتی۔ بچوں کی تربیت کے لیے گھر سے باہر بھی تدبیر کرنی پڑتی ہے اور گھر کے اندر بھی، گھر کے اندر بچوں کی تربیت والدین ہی کر سکتے ہیں۔ انہیں اپنی اس ذمہ داری کو پوری تندہی سے ادا کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا حقیقی نتائج کو حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تدبیر کو بھی انتہا تک پہنچاؤ اور دعا کو بھی انتہا تک پہنچاؤ اور یہ کہو کہ اے اللہ اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق تو مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ میں تجھ سے کیا مانگوں، تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ جو تیری نگاہ میں میرے لیے بھلائی ہے مجھے دیدے۔ وہ بھی مجھے دیدے جسے میں نہیں جانتا۔

حضور نے فرمایا اللہ نے جو مادی طاقتیں دی ہیں صرف ان پر انحصار کرنا بھی غلط ہے اور توکل کے معنے یہ کرنا کہ صرف دعا سے مل جائے گا تدبیر کی ضرورت نہیں — یہ بھی غلط ہے۔ حضور نے فرمایا تدبیر کو انتہا تک پہنچاؤ، لیکن تدبیر کی پرستش نہ کرو اور اس کے ساتھ ساتھ دعا سے کبھی غافل نہ ہو جاؤ۔ (باقی)

احمدی طلباء اور والدین وعدہ کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کیلئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی۔ ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۱ء)
(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے بیٹے چوہدری عبد الکریم شاہد صاحب کاٹھگڑھی (مرحوم) مربی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر بہت سے احباب نے ملاقات اور خطوط کے ذریعہ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے جن کا خاکسار فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے لہذا اخبار "الفضل" کے ذریعہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس اندوہناک صدمے میں ہمارے ساتھ خلوص و ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔ احباب سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(چوہدری عبد العزیز کاٹھگڑھی والد عبد الکریم صاحب شاہد کاٹھگڑھی (مرحوم) ربوہ)

کمرشل پلاٹس اور مکانات

ہمارے ہاں چند نہایت باموقع کمرشل پلاٹس، مارکیٹیں اور دکانیں نیز ۱۰ مرلہ / ۱ کنال کے پلاٹس، مکانات اور ربوہ کے نواح میں ۲½ مربع زرعی اراضی بھی برائے فروخت موجود ہے۔ خرید و فروخت کا مرکز

املاک کنسرن
ریلوے روڈ ربوہ
مسائل و وسائل کا سنگم

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس
فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبد الحمید صاحب اعوان
مشہور و اخانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
میں ۱۵، ۱۶ اپریل کو حاضر ہوں گے
منیجر مشہور و اخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

خدمت کے نئے جذبہ کے ساتھ
ڈے اینڈ نائٹ سروس
ہمارے ہاں ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں۔ ٹیٹنگ مشین۔ وائنڈنگ مشین نیز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد میں اپنے احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت ہو گی
پروپرائیٹر:۔ میاں محمد ادریس
فون ۲۸۱۷۳
میاں الیکٹرک سروس
بالمقابل تاج ٹیکسٹائل ملز متبول روڈ فیصل آباد

الیکٹرانکس • ریفریجریشن اینڈ ائرکنڈیشننگ
ووکیشنل ریگولر و کریش پروگرام کورسز
داخلہ جاری ہے
کلاسز ۱۵ اپریل سے شروع ہوں گی
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر
دارالرحمت شرقی "ب" ربوہ فون ۵۹۲
Recognised By
Punjab Board of Technical Education Lahore